کی فتح جب کہ منزل شب ماہتاب تھے
روشن کیا جہاں کو وہ بن کر آفتاب تھے
منہ کھولے دیکھتا تھا سپہ کا جو اب تھے
مرنے اور زحل کو بھی وہ دہانہ نقاب تھے
رکھا لباس کا ہالہ ان کے نقاب نے
پوشاک زر میں ہمرہ کے سنوار کے

۲

وہ شاہ نیم روز کی آمد کی آب و تاب
منظر غضب کا تھا کہ نہ تھا دل شگفتہ بھی آیا جب
منہ فق کیے ہوئے نظر آتا تھا ماہتاب
حسرت سے شرق کو وہ الم جا رہا تھا جواب
مغرب کی سمت پھینکتے قدم ہٹتا جاتا تھا

۳

فرش زمرد سبز جہاں تاب کی وہ شاں
غنچا نظر جس کی وہ ہر شے کی آن بان
ہر سو سے تھا جھکا ہوا اک دل کا کاں بان
حالت عجب تھی قدرت رب کے ظہور کی
تھا چرخ باغبانی ہوئی یاد تھی نور کی

۴

کیا کیا بہار صبح مسلسل دکھاتی تھی
پریاں نہ تھیں نہ جام میں پھولی سماتی تھی
ارمان جو اپنے دل کے نکالے نہ جاتی تھی
شبنم بھی اس کے جال میں ہیرا سی لاتی تھی
پھولے پھلے تھے وصل کے بھوکے بٹے ہوئے
پودے تھے سوتے سوتے زمین پر پڑے ہوئے

۵

ہر ایک آن روپ نیا رنگ جو تھا نرالا
جیدل تھا آسمان بھی گردن کیے تھا نہالا
گردش میں یوں پڑا تھا نہ تھی اس کو بھالا
تاروں کے کب تھے جو زینت بروز تھی
افسردہ ہوتا جاتا تھا آتا نہ تھا قرار
تھا مضطرب ادای اتنے بے ٹھکانہ تھی

۶

یہ حال نظر سے ہوتے تھے انجم جو بار بار
لگتے ہیں یوں جو خیمے تیرتھا ہمہ کے بیقرار
بیچارگی سے زیر تھی وہ ہمرہ کی زار زار
پہنچا لحد سے ہوتے ہوتے وہ بیقرار

www.emarsiya.com

۵۱
جس جس کے اس صدا کو ہوا شور سر بسر
ہر سو تھی یہ ندا کہ نمایاں ہوئی سحر
دن ہو گیا نمود گیا رات کا اثر
مصروفِ یادِ حق ہوئے ہر عابد و شجر
ہر پاسدار سونے سے بیزار ہو گیا
سیمرغ بھی پہاڑ میں ہشیار ہو گیا

۵۲
پاس ادب سے سب تھے پہ نیچی کیے نظر
نیت میں ان کی عاجزی پیشِ الٰہ تھی
گو تھے سوئے فلک پہ زمیں پر نگاہ تھی
مشغول تھا عبادتِ حق میں ہر اک بشر
غافل نہ اس کی یاد سے تھا ایک برگ و بر
تھا فضلِ حق سے گرچہ وہ ہر اک بلند تر

۵۳
جس جس کے پھول تاروں کے گلچیں روان ہوا
بس گلشنِ فلک پہ بھی دورِ خزاں ہوا
پتی ہی نہ نام کو یوں بے نشاں ہوا
مثلِ سراب صاف عیاں آسماں ہوا
چھایا جو روزِ روز کا شب کے نظام پر
باقی رہا نہ کچھ فلکِ نیلی فام پر

۵۴
اس غم نے تھے سکوت میں سکان بحر و بر
بیرونقی چرخ کا ہر شے پہ تھا اثر
مذہوش کی تھی چشم دیا مضطرب قمر
انجم کے پھول ٹوٹ رہے تھے جو سر بسر
راحت نہ تھی فلک کے دلِ بے قرار کو
گلچیں مٹا رہا تھا گلوں کی بہار کو

۵۵
اب شاہِ نیم روز کا یہاں پر ہوا گذر
ظلمت سیہ شب کی بند ہیں آنکھیں جو سر بسر
اب کھول دیں وہ چشمِ تمنا کو بے خطر
ہے اذن اب ہر ایک عیش و طرب کو
دیکھیں بغور نورِ خدائے قدیر کو

۵۶
دوشِ ہوا پہ کروٹیں لیتا تھا سبزہ زار
پھولوں کے جب نسیمِ سحر پاس جاتی تھی
غنچے چٹکتے تھے تو کلی کھل کھلاتی تھی
جھونکے نسیمِ صبح کے آتے جو خوشگوار
اشجار جھومتے وجد میں آ آ کے بار بار
سختی کو اپنی بھولے ہوئے تھا ہر ایک خار



www.emarsiya.com

۱۳۱

بیٹھیں ہم بھی نہیں بیٹھیں گے بیٹھیں گے نہیں بیٹھیں گے ایک
تیری ٹھکرائی تھی ہم نے اک سمت کو دی ہے
ایک سمت بیٹھ گئے ہیں اک سمت کو دی ہے
ایک سمت تھی ٹھکرائی کہ کل کرتے ہیں
بیٹھ رہے تھے جدھر ہیں اب ادھر کو دی ہے
باغبان کو مورد سر پہ اٹھائے تھے بول کر

۱۳۲

باری زبان پہ حمد خدا تھی کہیں درود
درد زبان پہ نعت حبیب خدا درود
سر کو کسی کی جھکائے تھا اپنے پہ جود
تھی زیدنی وہ عالم فانی کی ہست و بود
اٹھنا تھا سر سے کوئی جو بوجھ بوجھ کے
کہتا تھا لا الٰہ کوئی جھوم جھوم کے

۱۳۳

یہ ہاتھ جس کے زیر نگیں دو جہان ہے
جنت کے بیچنے کو خدا نے کھڑے ہیں
جبریل جس کا بھولا بھلا فاخرہ ہیں

۱۳۴

جبریل کی روح جس کی جان ہے
قربان حسن کے بخطر حسن البیان ہے
زینب کا بھائی فاطمہ کا ہی نشان ہے

۱۳۵

جب یاد رسالت مآب آئی
ہر دم ہے درود لب پہ نظر حسن آئی
ہر بیت ہے بیت نعت پیغمبر
ہر شعر ہے شعر مدح سرور
کیا ہے سلام و درود ہی کا جانب
اسلام جب کے ورد ہے ہی پھیلا نہ ہیں

۱۳۶

جب یاد رسالت مآب آئی
ہر بیت ہے بیت نعت پیغمبر
ہر شعر ہے شعر مدح سرور
کیا ہے سلام و درود ہی کا جانب
اسلام جب کے ورد ہے ہی پھیلا نہ ہیں

۱۳۷

بیٹھا ہے اس کا جواب دیکر دگار ہے
بیٹھا ہے اس کا جواب دیکر دگار ہے
بیٹھا ہے اس کا جواب دیکر دگار ہے

۱۳۸

دوسرا اس معظمہ کا یادگار ہے
یہ وہ امام ہے نہ کوئی جس کو پا سکے گا
ابتک ازل سے آیا نہ تا حشر آ سکے گا

www.emarsiya.com

۱۹

بیٹا جو ہیں جناب نبی کے فرح بھی ہے
وہ مقتدی ہیں ہیں جو نبی کے کہوں ہے کے نصیب
ذی فہم ذی شعور ادب آگاہ ادیب
والا حشم جلیل تر سید رب کے سب حبیب
دنیا سے دور حق کی طرف ہیں بڑھے ہوئے
تیار جان دینے کو ہیں سب کھڑے ہوئے

۲۰

تین دن سے پیاسے ہیں یہ کیسے نہیں جاں
صرف تڑپ رہے ہیں ہر ایک تو تشنہ
ہے تشنہ لب علی کے دلوں کا جو ہے قرار
قلب و جگر پہ ہاتھ ہے یہ پرسہ نہیں ہے بار
مغموم سب ہیں پاس ہے یہ پرسہ نہیں ہے بار
بڑھتے ہیں جاں نثاری کے واسطے

۲۱

ناگہ پڑے نماز کا وقت آ گیا
ہمراہ اٹھے جب سلد رفیقان پاک باز
باندھی کمر کے ساتھ ہی لب تشنہ نماز
وہ نیت امام وہ طاعت سب نیاز
جو مقتدی تھے سب نے کہا دل کو ہو قرار
پار ب نماز پڑھتے ہیں پیچھے امام کے

۲۲

دو دن تھا تشنہ لب کے آخری نماز
اس کے بعد خلد کے اور وصل کے نیاز
تشنہ نماز عصر پڑھی جماعت سے سرفراز
ہمراہ عصر کے پڑھی مغرب کی نماز
گھوڑے سے گر کے بعد نماز عشا گرے

۲۳

ہمراہ اٹھے آپ مصلے سے ایک بار
بیٹے اٹھا کے ہاتھ کو تشنہ سر اسمال و قار
آواز دی بلند ہو اے کردگار
اس وقت سے گرا دل نظارہ بیقرار

۲۵

یہ حسین کے آسماں کی طرف کو جو گئی
دیکھا کہ ہیں کھلے ہوئے خلد بریں کے در
حوریں بلکارتیں ہیں کہ جلد آئیے ادھر
بولا خدا بہشت میں فرما یئے گذر
فرمائیے تمہاری قابل برداشت ہیں
ہو وصل بعد عمر نواسی کا جب نہیں

۲۶

کہتی تھی یہ صدا کہ کرو جلد اب کرم
ہوا ہو وہ سوا یہ میری آہ بھوں ہے غم
حسین آ کے بھی تو ہے پیری کی آہ بھوں
سب اہل خیمہ آپ کے رتبہ شناس ہیں
غم ہیں تمہارے ساتھ کثیر اس کا غم نہیں

۲۷

یہ دیکھ کر جو رونے لگے سب فرشتہ یار
ان کی بکا پہ روئے بہشت شاہ نامدار
ناگاہ فوج ظلم سے تیر آئے دس ہزار
یہ دیکھ دیدہ دل سے لگے کہنے ہائے ہائے
تھے دم میں سب شہید بجز امام دیں

۲۸

اب حسین رو کے کہتے ہیں یارب نہ کیجیو
مظلوم کو ابھی سے تو بے یار نہ کیجیو
رخصت کا بار بار تقاضا نہ کیجیو
خلد بریں کا جلد تماشا نہ کیجیو
جاؤں نہ جب تلک سوئے میدان نہ کیجیو

۲۹

بھیا رہے تھے شاہ پہ بیٹھے ہوئے فرش
اکبر جو آئے تھامے ہوئے تھے علی کا درش
فرمانے لگے دیکھ کے ان کو شہ عرش
فرزند تم ہو میرے کلیجے کے چین ہو
ہے ہے تمہارے بعد میں کیا حال ہوگا ہائے

۳۰

یہ سن کے کہنے لگے شہ دیں کہ ہائے ہائے
پھر پھر کے گرد ہونے لگے مضطرب ہو کے
تلواریں کھینچے لیتے تھے آتا نہ تھا قرار
یہ ماجرا کو دیکھ کے زینب نے ناگہاں
لو دی کہ ہائے بھائی کے تن کی رہے نہیں

www.emarsiya.com

۳۱

رن کی طرف روان ہوئے انصار رشک ہیں
تلوار وہ چلی کہ کسی سے نہ ایک سر بچیں
لاشوں کے ڈھیر لگ گئے لاشوں پہ لاشیں
پیدل پہ جھپٹ لاشیں اٹھانے لگی زمیں
بھالے سوار جان بچانے لگے ہیں

۳۲

لڑنا رہا جو ایک کے بعد ایک ذی حشم
افواج شام سہمی رہی صدمہ وار سے
ہلتا رہا وہ رزم کا مسند سران بہم
تا دم لیا نہ ایک نے انصار نے ارم
دریا کنار سے لڑ چکا مظلوم بھائی کے

۳۳

لاکھوں کے جتھے کو لگے حضرت کا دبدبہ
غصب جلال پیاس تین دن کی تھی بھی بڑھی
اس نور خوال سے رستے کے دیتے تھے دھجیاں
افسوس نیزے سے پسینہ پہ بہہ گئے
تنہا حسین نرغۂ اعدا میں رہ گئے

۳۴

اب کیا کہوں وہ بیکسی و بے وطن حسین
روتے تھے نوجوان کو اور کرتے تھے یہ یقین
عباس کو نہ دیکھ کے ہوتا تھا اضطراب
تنہا ہائے کس طرح سے آیا ہے یہ حسین
تنہا ہائے کس طرح سے آیا ہے یہ حسین

۳۵

لاشے کو دیکھ کر یہ کہا ہائے ہائے ہائے
بھائی کی فرقت میں بہن کی خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
تنہا ہے کس طرح سے یہ ظالم میں گھر گئے
بھائی کے سر کو دیکھ کے بہنوں کے ہوش گئے

۳۶

ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے

۳۷

ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے
ہے ہے ہمارے بھائی کی یہ کیا خراب ہے

www.emarsiya.com

۳۷

کہتے تھے روکے بابا کا حال کیا کہیں
کس طرح سے جناب شہید ہوئے ہیں
واقف تمام اس سے ہوئی فوج اشقیا
فوج ندو دیکھ کر ہوئی حیران ہیں
اکبر کھڑے رو رہے تھے پدر نا مراد کی

۳۸

جو جانب خیام سے آئے سلطان کربلا
جلد آئے اب حسینؑ کہ مخشر ہوا بپا
کوثر کی سمت پیاس میں بھی محو ذکر ہیں
کاٹے پڑے ہیں ہاتھ اب زین تن سے فوار ہیں
لاشے پہ ہیں ہزار جو چین نہ مال کی کنار ہیں

۳۹

بچہ کو لیے گود میں رن کو چلے شاہ انس و جاں
بیٹے سے رو کے راہ میں کہتے تھے یہ بیاں
دادا کے پاس تم بھی چلے اے پدر کی جاں
آئے یہاں بھی چھوڑ کے جنگل میں چھوڑ کر
بیکس پدر کو جا رہے ہیں بیکس و حزیں

۴۰

اس بیکسی میں آئے ہیں لینے تجھے لعل جاں
پیاسی ہیں جاں سے تنگ ہیں بیتاب و ناتواں
سیدانیاں کروں میں آب تیرے لب پہ ہے فغاں
اس حادثہ سے ہیں مجھے کیسی کیسی تشویش
آتی ہے شرم سامنے تیری کہوں کا لال ہوں

۴۱

بچے کے غم میں ہائے جو ہم کر رہے ہیں بین
اصغر کا حال دیکھ کے بیتاب ہے حسین
اس بیکسی میں ہائے ہیں ہم بے طرح غمگین
ہے ہے ہمارا حال ہے بیتاب ہے حسین
بچے کے غم میں ہائے ہیں ہم بے طرح حزیں

۴۲

ہے ہے ہمارا حال ہے بیتاب ہے حسین
اصغر کا حال دیکھ کے بیتاب ہے حسین
اس بیکسی میں ہائے ہیں ہم بے طرح غمگین
ہے ہے ہمارا حال ہے بیتاب ہے حسین
بچے کے غم میں ہائے ہیں ہم بے طرح حزیں

www.emarsiya.com

۴۴

پیش ہوگئے یہ کہہ کے نہ ہمسر کے نہ ہمشیر
فرزند نہ دختر نہ آہ زوجہ نہ کمر بند
یہ حال دیکھ رو دیئے کیوں کی نہ کسی نے
اصغر کے بولے کیوں کہ شاہ
حالت خراب ہے کیوں کر دل کو دیر ہے
کچھ تدبیر کی بنے نہ تدبیر کسی کی

۴۵

دشمن ہیں بیکسی پہ نہیں رحم کرتا کوئی
سوز عطش سے دل نہیں تسکین پاتا کوئی
اولاد والے جو ہیں وہ پانی پلا رہے
غربت نہ ہو کسی کی یہاں کے انسے سوال کی
عورت ہے گی فاطمہ زہرا کے لال کی

۴۶

یہ ظالموں نے اس کا نہ مطلق ہوا اثر
لیتے ہیں بخشنا دل کہ اٹھانی نہیں نظر
دشوار ہے یہ امر کہ پیتے ہیں آب کیسے
الٹے سوال آب کیسے کس طرح پئیں
اغلب ہے یہ نہیں بھی نہ پیتے کسی طرح پئیں
فرط حیا سے ہوتی ہے گفتن زبان کو

۴۷

جیسے ہی اس کے خود بھی پیو جائے تا قرار
اس فوج میں ہر ایک ادھر یا ادھر ہے
پانی کی اس کو چاہ نہیں تم کو پانی ہے

۴۸

سن کر یہ جواب سیاہ نفاق کیش
فرمایا خوب سمجھے ہو بیٹے کے بولے کہ جنبش
اصغر کی سمت دیکھ کے بولے کہ جنبش

۴۹

اے لال غیظ میرا فوج کو نہیں
نظر یہ کار گر نہ ہوں دیکھ لیجئے کی
امت نے قدر کی یہ نبی کے نواسے کی

۴۹

لکھتے ہیں بیان کی نہیں اصغر کو آرزو
لکھنے کو ہو سیاہ اسی سے کرے ہے جو
دامن تمام ہو چکا آنسو تھمے نہ ہائے
اب تم ہی انکے پاؤں پڑو جب کہ ہو سکو
تھا خواب میں خیال کہ دل مضمحل ہے
جب آنکھ کھل گئی نہ وہ تھا نہ وہ تھا نہ تو

۵۰

اب کس زباں سے حال کہے دل مضمحل کا
تھا خواب میں خیال کہ دل مضمحل ہے
دیکھی بھول کر بھی نہ پھر مست آنکھ یار کی
یہ دیکھ کر کہ چین نہ پایا اجل نے آہ
تڑپا کیے ہیں رات کو بستر پہ بیقرار

۵۱

بالکل ہے دیکھنا تری سینہ آسماں سے
ہونٹوں پہ تھا فغاں کا جو نالہ سو آہ سے
پھر حال دیکھنے نہ دیا اشک سرخ نے
ناگاہ حرف نے لگایا غضب سیاہ نے
حالت بدل گئی دم رخصت نگاہ کی
بچہ نے تیر کھا کے پدر پر نگاہ کی

۵۲

بیٹھے ہیں کوچہ یار میں کیا فرمایا ہے پیار
بیٹے کے منہ کو دیکھ کے فرمایا ہے پیار
بیٹے کے روبرو ہو کہے تیر سے گلے دار
اصغر بتاؤ کیا کرے مظلوم دل فگار

۵۳

کھینچا ہے راویوں نے سہ پہلو جو آہ تیر
فوج عدو میں رہ نہ سکا ہر جوان و پیر
کھینچا جو اس کو اور تڑپنے لگا صغیر
بیٹا پدر کی لے نہ سکا بیت نہ کھینچ

۵۵۸
مادر کا تو یہ حال تھا اب تیرا ہی یہ حال
میں جانتا کہ کیا کمسنے یہ فاطمہ کا لال
تھا اشتیاق سے میں نے کیا پانی کا سوال
معصوم تجھ کو بھی نہ یہ قولِ بد خصال
اس شکل سے جو داد کی خدمت میں جاؤ گے
حشر میں تمام شیعوں کے بچوں کے آؤ گے

۵۵۷
چلتے ہوئے یہ ماں نے کہا تھا بشیر سے
جلدی سے واپس آ موئے میرے نور عین
فرقت میں تیری دائی کو آئیگا ہچکیاں نہ چین
اصغر نہ جب تک آؤ گے کرتی رہونگی بین
بیٹا بھی میں رو چکی ہوں تیرے بھائی کو
اے میرے چاند تیرا سہارا ہے دائی کو

۵۵۶
ننھا سا کہہ کے سن تیرا یہ صدمہ دلم
سینے لگے کے واسطے یہ ناوکِ ستم
اصغر وہاں پہ ہونگے تیرے منتظر حرم
کس طرح میں اٹھاؤں سوئے اخیماب قدم
کیا شکل اب میں جا کے وہاں پر دکھاؤنگا
بانو جو تم کو مانگے گی تب کیا بتاؤں گا

۵۵۵
بخود تھی حسین بہت میرے بہ جبیں
اس واسطے یہاں تمہیں پانی ملا نہیں
گھیرے ہے ہم طرف سے بچے لشکرِ لعیں
خود تین دن سے پیاسا ہے یہ یکسہ حزیں
برداشت تم سے پیاس کی شدت نہ ہو سکی
بیٹا پدر سے بچھ تیری خدمت نہ ہو سکی

۵۶۰
آیا ہے تیر کھا کے گلے پر یہ نازنیں
پیاسا ہے تین روز کا یہ میرا مہ جبیں
تکلیف اس کو ہوئے نہ اب کوئی اے زمیں
اے ارضِ کربلا تو ہی حامی ہے اب یہیں
صدمہ جو کوئی ہوگا نہ میرے صغیر پہ
احسان تیرا ہوگا رسولِ قدیر پہ

۵۵۹
یہ کہہ کے کھودی قبر پسر ذوالفقار سے
بچے کے تن کو پاک کیا پھر غبار سے
آغوش میں لحد کی لیٹا لاکنار سے
فرمایا رو کے یوں لحد شیر خوار سے
حالت خراب ہے دلِ زہرا کے چین کی
لے اے زمیں ہے یہ امانت حسین کی

www.emarsiya.com

۶۱

یہ کہہ کے زیر خاک چھپایا جو نونہال
مٹی جو ڈالنے لگے صدمہ سے ہو نڈھال
تیار کر کے چھوڑی تھی مرہم سو اک میں لال
سر کو پٹک کے قبر پہ روئی بصد ملال
کیا بیکسی تھی ہائے نہ بابا نہ کالا لال
آنسو بھر کے اٹھے پھر کے مزار پر

مطلع ثانی

۶۲

تب یہ کہا سعال دل داغ سے مزار
اب چھٹ چکا حسین پہ صغار و کبار سے
گر لے گئے ہو تیری تو لڑوں فوج نار سے
یہ فوج ظلم بھاگے ہمت حسین کی
صورت مٹا دوں ان کے ہیں آرام چین کی

۶۳

دل نے کہا کہ شوق سے اے مرگ کر ورود
اعدا سمجھے ہیں ہیں فوج کو ہو ہو ہیں لال
کچھ زور حیدری کا نہیں ہیں اپنی کوئی رستم شال
مولا کے گرد ان کے سروں سے نکال دو
اک دم میں ذوالفقار پہ دل سے نکال دو

۶۴

اب دیر کیا ہے جنگ میں ہونا تھا جو ہوا
کھل جائے آج آبرو صغیر و کبیر کی
طاقت دکھا دو فاطمہ زہرا کے شیر کی
ہیں دولے بڑھے ہوئے پہ ہزاروں کے سر کٹے
تیار ہو کے جنگ کو یہ رن میں کھڑے ہوئے

۶۵

چلے وہ ہوں کہ مان لیں یہ بیکسوں کی بات
بیکس تو دم کے دم میں جہاں سے گزر گئے
مختار کائنات ہو تم کہ لے امام دیں
ہو جائے جانبر آج ہنر آزمائی کی
تشنہ زبان سے نہیں ہے ہر ایک یہ یقیں
تا حشر یاد گار رہے اس لڑائی کی

۶۶

سنتے ہی شاہ ہائے غریبی کی یہ صدا
جوش تاسف میں غل یک بیک بلند ہوا
اب دیر کیوں ہے مرکو کٹا کر شہید ہو
یہ کہہ کے ذوالفقار پہ دل سے نکال دو

۶۷

اٹھے ہیں لے کے ہائے غریبی کی یہ صدا
خاموش ہیں کھڑے ہیں یہ رستم کے زور پر
ہیں ہیں سمجھتا ہے یہ صغیر و کبیر کی
طاقت دکھا دو فاطمہ زہرا کے شیر کی
آرام یا حسین کا ہے مرکے امام کے

www.emarsiya.com

۱۶۴

اب دیر ہے کیا سبب ہے جو ہونا تھا ہو چکا
ہر اک خود بہ خاک پا ہاں پہ سو چکا
عباس اپنی جان کو دریا پہ کھو چکا
بچی کی تیر اشکوں سے بیکس بھگو چکا
حاکم ہم اک حکم جب وہ ادا کریں
جلدی یہ تیر ظلم ہو دشمن خدا کریں

۱۶۵

اب کیوں نہ بھائی اس کا ہو رشکِ ماہِ دیں
بدلے بھلائی کے سر جس نے یہ بیکس و حزیں
رونے کی بھی نہیں ہے جہاں دل پہ قبلت مجھے
اس حال میں بھی زیست میری ناگوار ہے

۱۶۶

یہ کہہ کے آپ بیٹھ گئے فرس پہ ہو سوار
بیٹھے جو تازیانہ تو آیا دل اسپ کو قرار
ایڑی تری پہ تھک تھا کہ مو لا تھے زیر زین پہ
بن بن کے پاؤں رکھتا تھا گھوڑا زمین پہ

۱۶۷

فارس بھی بے مثال فرس بھی بے مثال
مثل گرے ہوئے دو فلک تھے وہ خوش خصال
معراج کو بڑھا دشت کی جانب بہ اہتمام
بھی ختم لطف ان پہ غفور الرحیم کی
بعد درود کرتے تھے رسول کریم کی

۱۶۸

وارث زمین و چرخ کا تھا بے مثال
فارس بے نظیر تو فارس تھا بے مثال
عادل کریم سبط نبی شاہ خوش خصال
تھا اسپ بے نظیر تو اس کا تھا لال

۱۶۹

اوصاف ان کے لکھے کسی کی ہے کیا مجال
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اپنے ہوئے ہر ایک پیغمبر کے یہ ثنا
بعد از نبی میرے دونوں جہاں کا امیر ہے

۱۷۰

ہر اک سے بڑھ کے اس کا تھا بے نظیر رخش
سرعت میں جس کی تھک کے گرے بیسیوں فرس
ناز اک یہ تھا کہ سات سے فزوں تھے خوش نفس
پانی تھا اس کے فیض خدا سے ہر اک آن بان پر
گزرے ہیں سینکڑوں ہی ہر اک آن بان پر

www.emarsiya.com

۴۳

یہ پیشوا ہر دو جہاں نبی کا سوار ہے
ذی مرتبت ہے اور یہ عالی وقار ہے
مالک بنی ہے جہاں کا شہ نامدار ہے
اسلام میں یہی سبھی کے گرم سے بہار ہے
روشن تمر ہی ہے یہ اختر ہی ہے یہ ماہ
بانی یہی ہے اپنے ہمدان الہدا کا

۴۴

روشن ہیں جن جن دانش سے ان کے جو ہیں شرف
ان کی بلا سے تھے رسولان ماسلف
مال ان کی فاطمہ ہے پدر ہیں شہ نجف
چاہیں جو یہ کریم تو نور بخش کر دیں ہر خلف
کرتے ہیں کرم گدا پہ تو لطف نو بہ نو
قطرہ پہ کرتے ہیں لطف تو بحر کرال بنے

۴۵

ان کی ثنا لکھے یہ نہیں طاقت بشر
عقل رسا کا ان کی ہوا تک نہ ہو گذر
یکتا ہے یہ جہان میں سب سلطان ہیں نگر
جبریل ان کا جھولا جھلاتے تھے آن کر
ہاتا نے ان کے کر دیا دودھ آن کر
مغرب سے منہ کھینچ لایا پدر آفتاب کو

۴۶

قادر ہیں کیا طرح دم میں نکال دیں
یہ بیان دیں کہ کر نہ سکیں کچھ بیان نہیں
باقی رہے نہ نام کا نام آج شام تک
یہ ہیں وہ شاہ جن کے ہیں قبضہ میں سات خاک

۴۷

فیضہ میں ہے وہ دین کہ جو ذوالفقار ہے
تلوار کیا ہے قدرت پروردگار ہے
لاریب جس کی شان میں یا صدقتار ہے
ہیبت ہیں جب کے تازہ گلوں کی بہار ہے
آتا ہے جبکہ وجد میں یہ ہلالی سا ہے
ہفتاد گز کی ہیبت کے ہیبت ہیں ہیبتی ہے

www.emarsiya.com

۷۹

دیکھے جنہیں کو اس کی نہیں آنکھ بھی تو نور
شہرہ ہر اک زبان پہ ہے اس کا دور دور
بادہ گیا ہے قدرت حق کا ہے یہ ظہور
ہاں ہیں اس کی سو جیسی نہ دیکھی نہ سنی گئی
افضل نہ اپنی قبیل میں ہے کوئی ہم سوا
آیت کی طرح اتری ہے یہ آسمان سے

۸۰

ہاں ہیں ادب سے بیٹھے ہوئے اس کے گھر میں دیں
قبضہ کو آئی ہے جو ظفر فوج پر نہیں
کہتی ہے بات بات پہ بھی بے سبب نہیں
ان باغوں کا گلشن اپنی اجاڑ کر نہیں
گاؤ سے زیبا ہے یہ بیچ ملا ہیں کھا اردو

۸۱

لاکھوں ہیں نور قرار نہ دم دم لوں ہزار ہیں
لاؤں نہ تن پہ چھوڑوں اس نہ ہمت سوار ہیں
طوفاں سیاہ ہو کے بھی ہر اک کی نگاہ میں
دریا ہو کا بھی بھی ہے ہر اک کی نگاہ میں
زر مگا ہیں

۸۲

ہاتھوں سے نیزہ بردہ آ کے سر جھکا
فوجوں کے دل نے فرق جب یک نظر جھکا
دونوں جب جب ہی جا چکے اس راہ پر جھکا
یا نہ کوئی فرق گیری حال میں
ہاں ای طرح سے ہوں اب تک کمال میں

۸۳

کتنا ہے تن سے سر کا آہ فتحاں نہیں
گشتہ ہے تیری جوئی پہ گراں نہیں
وہ ہاتھ ہے تیری کہ ہاں نہیں
بائی ہر اک ہے صاحب ہاں نہیں
مرجب کے کرے تم میری رقتار پر نظر

۸۴

میں وہ ہوں جس کو سن کے جری بھاگ جائیں
کب ان میں مجھ سے تیز دل آنکھیں ملائیں
کھا کھا کے مول مجھ سے بھی جی چراتے ہیں

www.emarsiya.com

۸۵

بیت العلم کا حال بنی جاں پہ ہے کھلا
ہر چند ذوالفقار کے لشکر جن چاہ میں پھینکے
بھڑکی جو دل میں جب تو اڑا دیت پھینکے
جن سے نہ بجھے پھینکے ہوئے نہ مگر چین بیٹھا
جب وہ نیچے آئی حال میں پھینکے ہوئے ان الرا کی

۸۶

زیر زمین ہی دھسے ہوئی ہیں وہ چیخ لال
کیا کہئے اس کھڑی کی بنی ہے یہ پاس
میری دعا کے تار کیے جب لب پہ آئے ہیں
انسان کا ذکر کیا ہے ملک تھرتھرائے ہیں

۸۷

یہ دیکھ کر حسین بکارے بصد حشم
لڑنا وہ یہ کیوں چڑھا ہی اب اے لشکر ستم
ابتر ہیں کیوں یہ دل ہیں کیوں نہیں کرتے ہم

۸۸

القصہ ذوالفقار کو شہ نے اٹھا لیا
پڑھ کر ظفر کے سورۂ اخلاص دم کیا
قلب امام دیں سے جدا رن ہوا کیا
جنگ و جدل کا عزم با جاہ و حشم کیا
زینہ پہ پاؤں بلند رکابہ کو خم کیا
نصرت نے بڑھ کے چومے قدم فوج نے کیا

۸۹

بڑھتے نہیں ہٹائے ہوئے کس سے قدم
لو دیکھو جنگ بنی کے لڑنے کی یہ ہے کمی
مجرم ہیں کی غضب کی بھوکے کی یہ ہے کمی

۹۰

کیا خوب بنی نے قدر کی اس تشنہ کام کی
پیاسے کو تو اجل ہے کرتے ہیں یہ نہیں امام کی
خواہش ہے اب خدا کی نہ بانی کے جام کی

۹۱

تھیں کل تک ہوں میں کس کے کھلا ہم کی
سب اپنی جاں کو بیچنے آئے ہیں لڑنے مرنے
نانا کے کلمہ گو ہیں یہ کیا جنگ کرتے ہیں

www.emarsiya.com

۹۱

یہ حسن کس کے شبہ سے بدلے ہے ریسمان شب
اس وقت میں عبث ہے یہ سب آپ کا کلام
کیا جنگ تم کرو گے بھلا ہم سے سب آپ کا کلام
بعد اس کے ہاں یہ آج ہے فوجوں کا انتظام
ہاں سے بنگ کے اب کہیں جلنے نہ پائے
بیعت کئے بغیر یہیں سر کٹ جائے

۹۲

کہتی ہے آج جان لڑانے کی بیسواں
ہر ہر مبارزت سے بڑھا ہوا ہے شیر گرداں
کھائے ہیں کار زار میں سو سو پہ ایک جواں
مرنا کرو قبول بس اب اے شہ زماں
ناز اں نہ ہو ہیں آپ بڑے بول بول کر
اب پھینکدو کمر سے یہ تلوار کھول کر

۹۳

لاہی جہاں سے ہو چکا اکبر لاڈلا تمام
بیٹا نے قتل کر چکا عباس نامور
بیکار ہے جہاں سے گیا بھائی کا بھی بعد
تنہا علی کے بعد ہے کیا زندگی کا کام
بچپن کی بھر کھودے عزیز بڑھاپے
ہرگز نہیں کمال یہ ہے تیغ کا بدلا

۹۴

اب آرزوئے جنگ ہے دل گیر کے مجھے
عہدہ علی میں ہیں کافروں کا خون جو بہا
اس وقت نیند کھیلوں میں گرد و پیش پہ ہے
مشکل کمال کھیلے ہے یہ زیبا اور لحد بنائے
جاری ہے یہ زبان پہ صفدر کی بار کی
کیا خاک آبدار ہی اب ذوالفقار کی

۹۵

کھودی لحد تو قدر رسوا اس کی ہو گئی
یہ آپ نے صفت ہے جلا اس کی ہو گئی
یہ تیغ ہے وہی جو جہاں بھر میں ہے خبر
اس کی رشک سے ہے گو کہ ملک کی نظر ہی
یہ جوہر اس کا توڑ دنیا ہے ملک میں
پھل اس کا توڑ دنیا ہے ملک میں
یہ جوہر اس کا توڑ دنیا ہے ملک میں
یہ جوہر اس کا توڑ دنیا ہے ملک میں

۹۶

یہ حسن کے آبا خیمہ میں حیدر کا یادگار
حسرت بھری نگاہ کی اک سوئے ذوالفقار
فرمایا بڑھ کے آپ نے قوم نابکار

www.emarsiya.com

۹۶

یہ کہتے تھے جو فوج سنگدل نے تیر برسائے
بڑھ بڑھ کے ہر طرف سے چار سمت سے آئے
لب پر تھی تو غیض میں تیغ گردن پہ آئی
گھوڑا اڑا یا فاطمہ کے مہ جبین نے
ڈر کر لباس خاک کا پہنا زمین نے

۹۸

ڈر ڈر کے خاک سینۂ شب میں سما رہی تھی
لرزہ میں تھی زمین تو گردش میں آسماں
ہر برج میں تھے مہ کو سمیٹے ہوئے ہلال
پیروں کو اپنے زندگی کی آس توڑ کر
رستے کے تن کی خاک اڑی فکر چھوڑ کر

۹۹

لاحول کی تھی دل سے نکلی قلق کی شان تھی
ہر دم امید بیم میں سارا بھی ان تھی
دہشت غضب کی تھی نہ کھلی آنکھ تھی ان تھی
تھی مبتلا زمین بچے سارا بخار میں

۱۰۰

بڑھ بڑھ کے وار کرتے تھے اشرار بار بار
حیدر کے منہ پہ تھے جو بھی آئے سوار بے شمار
ہاجل پہ پیروں میں تھا کھڑا تا فوج بے شمار
تھی کم تھی ان پہ غفور الرحیم کی
زیبا ہے ان تک نہ آتی تھی تقدیم کی

۱۰۲

کچھ پیروں ہی کرتے رہے وار بے حساب
پڑتا تھا ہر ایک بال تک ہوا
تھا مضطرب بہت عمر سعد پر جھ

۱۰۱

رہ رہ کے پیچ و تاب تھے وہاں روم و شام کے
امید فتح شاہ تھی دل میں تمام کے
گو نامی پہلوان تھے فوج عدو کے

کیا کیا نہ وار کرتے تھے سر پر امام کے
جب لگ گئی تھی فال جو جاتے تھے
ہو کر ضعیف شرم سے گردن جھکا تے تھے

۱۰۳

ناگاہ منہ کے بل گرا فرس ذی وقار سے
چھوٹے ہیں تیر جس کو عزیز الدیار سے
چھینے ہے تیر گر کے جو اس وقت دی نہار
پھوڑو ذرا کسی کا مجھے انتظار ہے

www.emarsiya.com

۱۰۳

یہ کہہ کے سوئے گنج شہیداں ہوئے رواں
دل کانپتا ہے مومنِ بیتاب کیا کریں بیاں
پہونچے قریبِ لاشوں کے جب شاہِ بیکساں
لاشِ پسر سے رو کے کہا اے پدر کی جاں
اب دیکھو شکلِ فاطمہؑ کے نورِ عین کی
اس وقت میں خبر نہیں لیتے حسینؑ کی

۱۰۴

بیٹا ضعیف باپ کا تم کو نہیں خیال
تم سو رہے ہو اور ہے صدمہ مجھے کمال
اکبر تیرے پدر کا ہے اس وقت غیر حال
لگتے ہیں تیر کرتا ہوں پانی کا جب سوال
اب یہاں پہ زندگی کا سہارا نہیں رہا
اے تیر سے شریر کوئی ہمارا نہیں رہا

۱۰۵

یہ لم تر سے کہنے آیا ہوں میں اے پدر کی جاں
اول تو کوئی دم میں میں قدرے آتا ہوں یہاں
ہو جائے تھوڑی دیر تو رہنا لگا یہاں
پہلو میں سو رہا ہے جو شمشاد خستہ جاں
تکلیف ہو کوئی جو تمہیں اس کو سہنا تم
اے لال چھوٹے بھائی سے ہشیار رہنا تم

۱۰۶

لایا تھا اس کی مار کے پانی پلاؤں گا
سوزِ عطش ہے سینہ میں اس کو بجھاؤں گا
اس کی بھی کب خبر کہ نہ پھر لے کے جاؤں گا
پہلو میں تیرے اس کی بھی تربت بناؤں گا
کب جانتا تھا حلق سے کھینچوں گا تیر کو
زیرِ زمیں چھپاؤں گا رن میں صغیر کو

۱۰۷

یہ ریگِ گرم دشت کی چھ ماہ کا یہ رن
دو دن سے یہاں تڑپتا رہا آہ آب بن
اکبر عجیب رنگ کا نکلا ہمیں یہ دن
کہتے تھے اس لحد پہ پدر ہو تیرا نثار
جھولے میں چین پایا نہ ماں کی کنار میں
اے میرے لال سوتے ہو کیونکر مزار میں

۱۰۸

یہ کہہ کے اٹھے لاشِ پسر سے بحالِ زار
بچہ کی قد و پیکھ کے تھرائے بار بار
لپٹائی قبر چھاتی سے ہو ہو کے اشکبار
بچہ بچا نہ اپنا کوئی اور نے من
آئے تھے جتنے ساتھ نہ وہ نیک خو رہے
کٹ جائے اب یہ کر تو پدر سرخرو رہے

www.emarsiya.com

۱۰۹

کہنے لگے ہم سے یہ کرتا ہے رادی سو گواہ
ناگاہ آ ہی گئے سلطان نامدار
اعرابیوں کی شکل لئے ہاتھ میں عصا
ثابت تھا اس کے رخ سے کہ غم کا ہے بار
طے کئے منزلوں کو بہت دن میں یہ سوار

۱۱۰

فرما رہا تھا یہ اس وقت میں علی
جب یہ سوال کرتا تھا وہ مہ لقا سے تھے
یہ پوچھتا تھا جس کا اس پیغمبر پہ ہے نظر
زہرا یہ پوچھتے ہوئے کہتی ہر اک سے سر بسر
سن سن کے اس کلام کو ہنستے تھے اہل شر

۱۱۱

یہ کہتا ہوں میں خریدی ہے اس جا کو بی بی
حیران ہو کے اس کلام کو سنتے تھے اہل کیں
کہتا تھا دل میں کیسے یہ ساکن بلا کے ہیں
افسوس ہے کہ ایسے بھی بندے خدا کے ہیں

۱۱۲

گزرا جو یہ بیان تو بولا یہ بصد ثنا
نا گاہ آہ کی جانب شہ کو پھیر
سوچا کہ اس سے پوچھوں یہ مشکل ہے کیا امر
افسوس کس طرح کے ہیں یہ بندہ خدا
مشہور ہے یہ قتل رسالت مآب ہے

۱۱۳

دیکھا جو اس کو سر کو جھکائے تھے شیخ اسلام
بولا تھا شتر سوار یہ پیغمبر انام
لو آ گیا ہے کرب و بلا نام کا مقام
بولا تھا شتر سوار یہ پیغمبر انام
لو آ گیا ہے کرب و بلا نام کا مقام

۱۱۴

بولا تھا شتر سوار یہ پیغمبر انام
ہیں دو دن سے بھوکے پیاسے شہ دیں و تشنہ کام
لو آ گیا ہے کرب و بلا نام کا مقام
بولا تھا شتر سوار یہ پیغمبر انام
لو آ گیا ہے کرب و بلا نام کا مقام

www.emarsiya.com

۱۱۵

کیا کیا نہ ان سے پوچھا مگر میں نے بارہا
پر کی نہ بخت نے مرے کچھ بھی گفتگو
جب میں سوال کرتا تھا منہ تک رہے تھے وہ
سب سنتا ہوں میں کہ نہیں سنتے ہیں جو کہ ہم
مطلوب کا پتہ نہیں ملکار دیتے تھے
کیا کہوں میں مدینے کی کہاں تک ہے سرزمیں
جو یاں ہوں اس کا جو ہے دل وہاں کا ہے مکیں
سبطینِ ہیں حیدر صفدر کا نور عین

۱۱۶

یہ کچھ ہے ان دل سے یہ سب طرح کے ہیں اس میں ہر قسم
بارہ ہے ہر ایک ظاہر ہے ہر اک کے سر پہ علم
سب سے نہ کچھ کسی کا انہیں ہے تو ہاشمی
ٹھہرا ہے ان کے رعب سے طیر ہر ایک نظر
ڈرتے نہیں خدا سے ہیں نازاں یزید پر
مالک ہے دو جہان کا نام اس کا ہے حسین
اوصاف ہیں کی کوکب اس کے کلام ہے
بھائی حسن امام کا ہے خود امام ہے

۱۱۷

تو جس سے مانگا چاہتا ہے مانگ لے
امید رکھ تو دوگے کہ ہیں بول زر افشاں
جھولیاں ہے دل میں وہ کر کچھ یہ اب عیاں
تیری مدد کرے گا خدا نیز دو جہاں
کچھ غم نہ کر اگر ہے یہ رنج عظیم ہے
فانی ہے جو ہے میرا وہ غفور الرحیم ہے

۱۱۸

فانی نے اس کی ہاتھ بارہ سے کی ہے خدا یکبار
بادل کی طرح اس کا ہے ابر بخشے اسے فلک وقار
ہیبت سے اس کی تیرا حامی ہو کر دلکار
گرتے ہیں کتنی دیر سے ہوں میں بحال زار
بھیجو دل ملول اگر چہ ہے فانی سے ہو
شاہ ہے میرا قلب کہ فیاضان حق سے ہو

۱۱۹

کیا ہوں میں مدینے کی کہاں تک ہے سرزمیں
جو یاں ہوں اس کا جو ہے دل وہاں کا ہے مکیں
سبطینِ ہیں حیدر صفدر کا نور عین

۱۲۰

بے کس کا ہے مدینہ وہ سلطان ذی حشم
غلام رجب کی تیسری کو گھر سے بالیقیں
ہمراہ ہیں عزیز و رفیق اور سب حرم
بارہ ہیں کی طرح اس کا ہے ہر ایک پر کرم
ہر ایک کا شفیق ہے نیک ذات سے
نیچین کا دوست ابن مظاہر ہے ہی ہے

www.emarsiya.com

۱۲۱

عباس ایک بھائی ہے ان کا وفا شعار
اس کے بغیر آتا نہیں آپ کو قرار
او صاف شیر حق کے ہیں سب اس میں آشکار
گو بھائی ہے پہ ہوتا ہے سو جان سے نثار
رے کی طرح ساتھ سدا ان کے رہتا ہے
شہ اس کو بھائی کہتے ہیں آقا وہ کہتا ہے

۱۲۲

شہ شہ ہم پیشہ پیمبر خدا نے لال
یوسف سے بھی دوبالا ہے اس ماہ کا جمال
اکبر ہے نام پیکر ہے خورشید کی مثال
آغاز اب ہے سبزہ کا اٹھارواں ہی سال
اپنی بہن کو بخشہ یا اس کو شاہ نے
پالا ہے اس کو دختر شیر الہ نے

۱۲۳

زینب بہن اک ان کی ہے اے شخص خدا
بیٹی علی کی فاطمہ زہرا کی دل ربا
دو بیٹے گرچہ حق نے کئے ہیں انہیں عطا
چاہی ہے ماں ہے پر علی اکبر کی وہ دا
دم بھر اگر جدا ہو تو حیران ہوتی ہے
اکبر پہ لاکھ جان سے قربان ہوتی ہے

۱۲۴

اب ان کو ہے بھتیجے کی شادی کی آرزو
گو ہر طرح سے شاد ہے پر ہے یہ جستجو
اللہ رکھے اس کی زمانہ میں آبرو
آئے دلہن اب اس کی تو ہو شاد دیگ خو
سنت ہوں میں دلہن کو نہ اب پھر کہا ئینگے
شاہ حلب کی بیٹی سے شادی رچا ئینگے

۱۲۵

جس وقت یہ کیا شتر اسوار نے بیاں
تڑپا جگر لرزنے لگا شاہ دوجہاں
پھرنے لگا جو آنکھوں میں فرزند نوجواں
بیساختہ پکارے کہاں ہو پدر کی جاں
اب تذکرہ تیرا میرے ذیشان رہ گیا
بیکس بہن کو شادی کا ارمان رہ گیا

۱۲۶

قاصد نے پھر یہ عرض کی اے مرد باوفا
کیا اور کچھ میں عرض کروں شاہ کا پتا
شہ بولے بھائی کا فی ہے بس میں سمجھ گیا
تو نامہ بر مریض کہے دے خدا شفا
بار سفر کو تو نے جو سر پر اٹھایا ہے
عرضی یہاں تو فاطمہ صغرا کی لایا ہے

www.emarsiya.com

۱۲۷

یہ سن کے سر کو پیٹ کے قاصد نے کی فغاں
فرمایئے تو آپ ہیں کیا شاہ دو جہاں
حیدر کے نور عین ہو اور فاطمہ کے جاں
بھیجا خدا یہ حال کرے دیکھ کر کہاں
ہیں جاں بلب بہوں کیا ہیں سب طفلان
بتلا دو تم ہی گلشن ہاشم کے پھول ہو

۱۲۸

زینب نے یہ کہی کہ تباہی کری ہمیں جلد دو بتا
ہے صورت رسول تمہارا ہے دل ربا
عباس نوجوان بھی بھائی ہے آپ کا
تیر ستم کے رہنے والے نہیں ہیں ہو گئے ہیں ذبح
کیا تم ہی اہل ظلم سے ہاشم میں رہتے تھے

۱۲۹

تیر ستم ہیں کیا مجھے ہاشم میں رہتے تھے
تھا شیر خدا میرا نانا میں سر بسر حیدر
دودھ تک حسین کے عباس تھا قمر
تیر ستم کا ہم نے داغ جدائی اٹھایا ہے
اے بھائی اب بلا کا ہیا یاں بسایا ہے

۱۳۰

اس نے کہا کہ ہیں تیر ستم خوں اب کہاں
اور دشمن جاں وہ ہیں وہ ہیں
دو غیر نہیں جانتے ہیں ہم
اور آپ تو ہیں ہم کو ہیں
حیران تم کو دیکھ کے ہیری نگاہ ہے
داڑھی سفید آپ کی ان کی سیاہ ہے

۱۳۱

فرمانے لگے کہ بیٹھ جا ہے بے خبر ہے
اس وقت تک تو بھی میری عمر ہے
بھائی کے مرگ سے تری زینب بھی ہو گی

۱۳۲

قاصد نے سر کو پیٹ کے اس وقت یہ کہا
بیٹھے ہو یہاں پہ کس لئے اے شاہ کربلا
مٹی کا ڈھیر کیا ہے یہ آپ نے کیا
لے کر کہا حسین نے بھائی کی ہڈیوں ہیں کیا
مٹی کا ڈھیر نہیں ہے یہ تیر ہے
قاصد یہ تیر کس کا ہے کس کی قبر ہے

www.emarsiya.com

۱۳۳
لوٹ کر کہا تب اس نے کہ اصغر تھا جس کا نام
اصغر ہے جس کی یاد میں بے چین صبح و شام
اوروں کو تو لکھا ہے عریضہ میں کچھ پیام
شہ کا ہے کے لئے تھا کیا۔ مجھ سے بے کلام
بھائی تم سے لے تو یہ تکلیف کیجیو
میری طرف سے گود میں اصغر کو بھیجیو

۱۳۴
شہ نے کہا کہ مرضیٔ معبود بھی یہی
شہ نامہ بر سے سن میں تجھ سے چھٹے میرا نازنیں
سوئے حرم پیام سا رہا ہے یہاں یہ مہ جبیں
تب گھر سے اس کو ہاتھوں پہ لایا تھا میں حزیں
سائل ہو آپ کا ہوا قوم شریر سے
میرا ب ظالموں نے کیا آپ تیر سے

۱۳۵
یہ کہہ کے اٹھے تربت اصغر سے شاہ دیں
ہمراہ اٹھا روتا ہوا قاصد حزیں
کیسے ہی خط نکال کے بولا وہ دل حزیں
پوچھا ہوں اس وسیلہ سے یہاں کے امام دیں
خالق نہ پھر دکھائے جس آفت میں آیا ہوں
افسوس ہے کہ کس بری ساعت میں آیا ہوں

۱۳۶
یہ کہہ کے کھولا خط کو شہ کربلا نے آہ
بیکس کا اور ہونے لگا حال دل تباہ
آغاز خط پہ جب پڑی مظلوم کی نگاہ
دیکھا کہ اس پہ لکھا ہے اے داور جہاں کے شاہ
فرماؤ جلد لطف کہ مبطل رسولؐ ہو
بابا مریض بیٹے کا مجرا قبول ہو

۱۳۷
یہ پڑھ کے بولے قاصد اصغرؑ سے شاہ دیں
اس خط کو کس طرح سے پڑھے بیکس و حزیں
بھائی ادا اس غریب کا قابو میں دل نہیں
پھر آ کے بولے لاشۂ فرزند کے قریں
اکبرؑ ترے پدر پہ ہے صدمہ بڑھا ہوا
دیکھو ذرا ہے قاصد اصغرؑ کھڑا ہوا

www.emarsiya.com

۱۳۹

بیٹا پدر کی آنکھوں نے تو دیدیا جواب
کس طرح سے اب اس کو پڑھے ابن بوتراب
اکبر ترے پدر کو ہے اب سخت اضطراب
اے میرے لال اٹھو زمیں سے تم اب شتاب
آفت میں یہ تیرا پدرِ دل کباب ہے
اے نورِ عین باپ کی حالت خراب ہے

۱۴۰

للھ دیر کی طرف سے کہ اے میرے نونہال
بابا ترے یہاں پہ ہے صدمہ وملال
یوں وعدہ ایفا کر نہ سکا فاطمہؑ کا لال
روزِ دہم کو فوجِ عدو سے ہوئی جلال
ہر اک طرف سے تجھ سے یہاں پر بچھڑ گیا
تا ظہر فاطمہؑ کا گلستاں اجڑ گیا

۱۴۱

جب آئی کچھ نہ لاشۂ فرزند سے صدا
قاصد سے تب یہ کہنے لگے شاہِ کربلا
بھائی جو اب نہیں میرا لاڈلا
اب اور کیا یہ بیکس و مضطر کرے بھلا
روتا ہوں میں یہ آنکھ ذرا کھولتے نہیں
کب سے پکارتا ہوں مگر بولتے نہیں

۱۴۲

بھائی اب یہاں سے تو ہی ترحم کی کر دعا
بیٹی کی میری کہنا میری سمت سے دعا
پوچھے اگر وہ تجھ کو تو کہیو یہ ماجرا
بیکس پدر کو بھائی نے میداں میں دی فنا
داخل ہوئے بہشت میں منہ تجھ سے موڑ کر
مظلوم کو چلے گئے یہ آفت میں چھوڑ کر

۱۴۳

قاصد نے سر کو پیٹ لیا ہو کے اشکبار
بولا کہ لکھ دو خط کا جواب اے فلک وقار
مجھ سے بیاں نہ ہوگا ہرگز یہ حال زار
یا شاہِ دو جہاں ترے دل کو نہیں قرار
امید بھر کو کب ہے کہ پہونچوں مدینہ میں
مولا غضب کی ہوک ہے غم کے سینہ میں

۱۴۴

کس طرح اس سے جا کے کروں گی یہ بیاں
گلزارِ فاطمہؑ پہ چلی صرصرِ خزاں
بولے تب اس سے رو کے شہنشاہِ بیکساں
کیا خط لکھوں میں خامہ و قرطاس کہاں
بیکس کو ہوش قاصدِ دل گیر اب نہیں
یہ اپنا حال قابلِ تحریر اب نہیں



www.emarsiya.com

۱۴۵

اب کیا کہوں کہ دیدۂ بیتاب کیا ہوا
گھبرا کے ہو گیا کھڑا ہے بیٹھا تھا جا بجا
ہوتا ہے کچھ ضرور دمِ چشم کا پھڑکنا
قاصد یہ سن کے بیٹھ رہا دل دھڑکنا
کہتا تھا کل یہ آنکھ کا پھڑکا ہوا تھا کیا
ہر بار کہتا تھا کہ یہ پھڑکا برا ہوا
ہر بار کہتا تھا کہ یہ پھڑکا برا ہوا
ہر بار کہتا تھا کہ یہ پھڑکا برا ہوا

۱۴۶

رخصت ہوا جو قاصدِ صدیقہ صغریٰ امام سے
بھائی نے آہ قلب شکستہ کلام سے
طبلِ دہل کی آئی صدا فوجِ شام سے
فرمایا رخ کرے نہ پھریں جان جائے گی
زینب کہ لاڈلی بہن عباس کی ہے
زینب کہ لاڈلی بہن عباس کی ہے

۱۴۷

آئے یہ سن کے خیمہ میں سلطانِ کربلا
دیکھا کہ سر کھلے ہے سٹے لاڈلی بہن
نسکی پڑی نگاہ جو زینب کے حال پر
بولے بہن یہ کیا ہے یہ حالت ہے کیا کہوں
افسوس ہے ابھی سے یہ حالت ہے ہائے ہائے
بھائی ابھی ابھی تو ہے تنہا رسالت مآب کے

۱۴۸

یہ سن کے خیمہ گاہ کو چلے شاہِ کربلا
آکر کھڑے جو خیمہ میں تھا لرزہ بے عصا پہ
کیا بڑھ کے تھام لی کہ گرے نہ زمیں پہ ہائے
دیکھا بھی پیار سے کہ کہیں کچھ ہوا نہ ہو
دیکھا بھی پیار سے کہ کہیں کچھ ہوا نہ ہو

۱۴۹

دیکھے یہ سن کے سب حرم شاہ مشرقین
بھائی کی بیکسی پہ بہن کو ہوا یقین
آکر لپٹ گئے گلے سے بیکس و حزیں
کیا بات ہے جواب بہن کی طرف نہیں
کیا بات ہے جواب بہن کی طرف نہیں

۱۵۰

زینب نے یہ سنا رخ کی بلائیں کیا بیاں
کیوں ران میں ہے تیر کی زہرا کی نورِ عین
تھی منتظر یہ بیکس و بے یار و نا تواں
دوڑی کہ اس طرح نہ ہو ہے تھے کبھی رواں
دوڑی کہ اس طرح نہ ہو ہے تھے کبھی رواں

www.emarsiya.com

۱۵۱
شہ نے کہا کہ آیا تھا صغرا کا نامہ بر
اس واسطے یہ دیر ہوئی اے نکو سیر
صغرا کا نام سنتے ہی چلائی پیٹ کر
بھیا میری مریض کی دے بھیج خیر
شہ نے کہا کہ مر تی ہے کنبہ کی یاد میں
ملنے کی آرزو ہے دل نامراد میں

۱۵۲
پھر نامہ لیکے ہاتھ میں بولے امام دیں
لکھتی ہے اس عریضہ میں یہ میری مہ جبیں
کب تک یہاں پہ آؤ گے اے بادشاہ دیں
اب ہے قریب مرگ یہ بیمارِ دل حزیں
لونڈی نثار اب نہیں وقفہ لگایئے
بابا خدا کے واسطے تشریف لایئے

۱۵۳
وعدہ یہ کر گئے تھے کہ جلدی بلاؤں گا
صغرا کبھی میں تم کو نہ دل سے بھلاؤں گا
گر وہاں نہیں بلا سکا خود چلا آؤں گا
بی بی تیرے بغیر میں راحت نہ پاؤں گا
ہمراہ یہاں سے لے گئے ہر اک عزیز کو
اب تک مگر نہ یاد کیا اس کنیز کو

۱۵۴
میں بھی تو بیٹی آپ کی ہوں شاہ محترم
اللہ مجھ سے ہو گئے ناراض اس قدر
گذرے ہیں چھ مہینے کہ اب تک نہ لی خبر
بھولے سبھی کبھی نہ کیا یاد اے پدر
اک پرسہ بھی نہ بھیجا کبھی اس غریب کو
بابا وہاں بلاتے تو کیا بدنصیب کو

۱۵۵
کچھ آپ کا گلہ نہیں اے شاہ دو سرا
حق تو یہ ہے کہ یہ مقدر میرا برا
اے بابا جان ہوتا میرا بخت گر رسا
پھر آپ کے ہی ساتھ نہ ہوتی یہ دلربا
کیوں رات دن جدائی کے آلام سہتی میں
مثلِ سکینہ آپ کے ہمراہ رہتی میں

۱۵۶
حسرت یہ ہے کہ مرتے ہوئے دیکھ لوں قدم
جینے سے نا امید فلک کی ستائی ہے
بابا تمہاری لونڈی لبِ گور آئی ہے
روزِ ازل سے اپنے مقدر میں ہیں الم
پر عرض اب یہ کرتی ہوں اے قبلۂ امم
بحرِ خدا بس اب تو ہو اس لونڈی پر کرم



www.emarsiya.com

۱۵۷

امید کیا ہے کہ بابا مرگ ہے اب تیرا نام
بابا جواب دے چکے ہیں زندگی ہیں تمام
یہ ضعف ہے کہ کم نہیں سکتی ہیں اب کلام
تیار مرگ پہ ہوں امید شفا نہیں
ہمت سے اب اٹھی ہے نگاہ میں دوا نہیں

۱۵۸

امید ہے کہ بابا نے ہی نامہ میرا جواب
وقفہ نہ کچھ لگا ہیں گے آجا ہیں گے شتاب
بھیجیں گے ہوگی بی بی کی حالت بہت خراب
بابا کو میری سمت سے ہوئے گا اضطراب
فرقت میں میری شاہ دو عالم ہیں بے آرام
ہمراہ سب کو لیکے بابا سب کو آئیں گے

۱۵۹

اولاس کے بعد لکھا ہے اکبر کو یہ پیام
بھائی کو میرے بھیج دو ہمشیر کا سلام
بیمار مجھ سے کہتے ہیں ہو ہمشیر کا پیام
ہر چند خط کا کرتے ہیں اکبر مدینہ سے
پھیرے نہ وہاں سے راہ کو اکبر مدینہ سے
ظاہر ہے جواب نہیں رہی امید جینے کی

۱۶۰

پہنچے ہوئے یہ بھیجے سے کہا تھا ہمن نثار
جب مقام یہ سلطان ہمن نثار
پھر اک کے ان کو وہاں پہ ہمن با عزت و وقار
لیجاؤں گا پھر آؤں گا نہ کسی سے بلاؤں گا
ضد آؤں گا نہ کسی سے بلاؤں گا
ظاہر ہے بغیر آئے نہ آرام پاؤں گا

۱۶۱

کہیں بھائی اب یہ باتیں ہیں نام سا
کہاں کو یاد آئیگی ہمشیر نام سا
اب دل کی کا ہو بھیجا بھتیجی بہن نثار

۱۶۲

بیمار آخری یہ عرض ہے خواہر کی اے بھی
اس کو نہ بھول جانا بھتیجی کو یاد رکھنا
دیکھا نہ کر کے آئے تو بیٹی کو یاد رکھنا
بھیجا تیرے فراق میں مرتی ہے غمزدی
صدقہ نہ ہوں نہ دل سے کبھی یہ بھلا دیجو
بھیا تیری بہن کو نہ دل سے بھلا دیجو

www.emarsiya.com

۱۴۳

اصغر کو یہ لکھا تھا کہ اے بھائی تیرے نثار
خوابِ غفلت سے نہیں اب تو بہ بار بار
ہاں کی پھولوں کی ہمنوں کی سے گود میں ہیں بیقرار
سیدوں باندی کو دیکھ کے کیا کیا بگڑتے تھے
یہاں بھی دیکھ کے کیا کیا بگڑتے تھے
فرزند کہ ہے حال یہ اب اس کے ذوالمنن
ہیں ہیں بلا سے گلشن زہرا اجڑ گیا

۱۴۴

حسنؑ یہ بھی کہ دیکھے کہ خوار ہے تیری
یہ بھی نہ جانا نہیں یہ رب ذوالمنن
راہی جہاں سے ہوئی بے ہشت تن
لاشے پہ تیرے آئی ہیں بہن کے مزار پر

۱۴۵

فاطمہ کو یہ لکھا تھا کہ کیوں سے اے بہن لال
افسوس تجھ بن کاٹنم کو ہوا جینا وبال
شادی رچائی اپنی نہ یہ دیکھا ہائے حال
ہندی کی لگائی کس نے ہاتھ پاؤں لال
افسوس ہے نہ پاس ہوا کچھ غریب کا
لے بھائی جان جان جن تھا یہ بے نصیب کا

۱۴۶

چترا ب تو یہ سفر میں کرے دل اور کیا بیاں
اتنا نہ تھا یہ جور ہی جنتی ہم جہاں
قتل اپنا کھلے لاشوں کی جب آئے گے یہاں
ہر گز نہ بالوں کی کہیں گے لاکھ پیماں
بیچ کہ ہی ہوں ہیں کہ نہ بان تک نہ کھولیں گی
قاتل یہ تیرے لٹے ہر گز نہ بولیں گی

۱۴۷

صغرا رہ بیٹھے آئی ہے سوا
خوابِ ہر سے اب بلا دو تم شیرول ہی بابا جیتن کو
یہاں لاؤ تم شیرول ہی بابا جیتن کو

۱۴۸

پیارے ہوئے نگوشے ہوئے تھے تم جدا
وہاں جا کے پھر نہ یاد کیا بیکس مرتضیٰ
بابا سے اب ملاتے ہی کہہ دو ہمن فدا

www.emarsiya.com

۱۷۱

جی چاہتا ہے تیرا جنازہ پدر اٹھائیں
عباس اور قاسم و اکبر بھی ساتھ جائیں
میت پہ آپ رو رو کے شور فغاں مچائیں
یٰسین آ کے عون و محمد بھی سنائیں
فضل خدا سے سارے یہاں بے خبر رہیں
سب کی بلائیں آپ کی لونڈی کے سر رہیں

۱۷۲

اب زندگی کی آس نہیں مجھ کو کچھ ہی
شک اس میں کچھ نہ لایئو واللہ اے پھوپی
یہ ضعف ہے کہ کہہ نہیں سکتی اشارہ بھی
بہت گذر گئی کہ دو اتر کی
راہی جہاں سے جلد یہ آنا ری ہوگئی
اب مغفرت پہ قبر کی تیاری ہوگئی

۱۷۳

اعدائے دین میں نام مٹایا حبیب کا
انصار اور عزیز جدا سارے ہو چکے
آغوش میں مزار کی اصغر بھی سو چکے

۱۷۴

افسوس یوں لکھا ہوا پورا نصیب کا
مونس نہیں کوئی ترے بابا غریب کا
کیا واقعہ لکھیں تجھے حال عجیب کا
اصغر یہاں کسی کو نہیں ایک دم کو چین
گلزار تھے پہ خزاں تازہ آئی ہے
واری تیرے پدر پہ عدو کی چڑھائی ہے

۱۷۵

ہر اک سے تم بزرگ ہو گھر میں خدا گواہ
لیکن نہیں جو تم کہو ماں نہ اس کو شاہ
اب بابا جان کو لاؤ یہاں پر پسے الٰہ
اس لونڈی پہ بھی اب تو کرو رحم کی نگاہ
فرماؤ لطف جلد بس اب خستہ حال پہ
قربان ہوں کی فاطمہ زہرا کے لال پہ

۱۷۶

فرمایئے تو کیا ہے تمہارے کیا
شہ نے کہا کہ لکھتی ہے یہ تم کی مبتلا
افسوس تجھ کو اے پھوپی اماں ہے یہ موا
لونڈی کی اپنی نظر نے خبر لی نہ مطلق
شکوہ کی کا اور نہ شکایت کروں گی پر
دم آپ کا بھروں کی نہ جب تک مروں گی پر

۱۷۳

یہ پڑھتے پڑھتے غش ہوئے سلطان مشرقین
خیمہ میں ہر طرف ہوا ہیوں میں شور شین
زینب نے سر کو پیٹ کے اس دم کیا یہ بین



www.emarsiya.com

۱۶۶

یہ سن کے رونے لگے حضرت بھائی زار زار
بانو سے پھر کہا کہ سن اے میرے گلعذار
طاقت نہیں کہ آپ اٹھے یہ جگر فگار
مجھ کو ذرا پکڑ کے اٹھا دے پدر نثار
رو دو دار خط کی ہیں تم نامہ بر لائے پڑھ لوں
حالت بہن کی قاصد صغرا سے پوچھ لوں

۱۶۷

بانو نے جھک لیا سر کو پیارے سلام
اے خیر سے مدینہ میں اے فخر انام
ہمشیر میری زندہ ہے یا ہو گئی تمام
بولا یہ حسین زندہ وہ غم کی ہے مبتلا
پیارے یہ ہے لکھا کہ لب گور آن ہے

۱۶۸

اٹھے کو آپ تھے کہ بجے آہ و نالہ و
بیمار دل حزیں
بیٹا قریب آن کے ان کے کہا کہ میرے
بابا کسی طرح سے عمر کی مدت تمام ہے
اب بیڑے بعد تو ہی یہاں کا امام ہے

۱۶۹

کہنے لگے یہ بانو سے یہ کہ نہ لغزش کریں قدم
فوج جفا کی سمت سے گر لاکھوں ہوں بہم
فکر خدا نہیں ہے یہ ہو گو جہاں زار ہو

۱۷۰

ہونٹوں پہ لے کے نام خدا کو ہوئے سوار
ان پر نگاہ لطف میری جان کیجیو
ڈھارس ہر ایک بی بی کو ہر آن دیجیو

۱۷۱

امت کا نا امان کی ہر دم رہے خیال
کچھ بھی کوئی کہے نہ تم کیجیو ملال
طوق گلو نہ بیڑی سے بہتر بجیو سر لال

۱۷۲

رہنا ہمیشہ تابع مرضی ذو الجلال
طوق و رسن کے ساتھ نہ شتر کی مہار ہو
تیغ خدا لبوں پہ ہو گو جاں نثار ہو

www.emarsiya.com

۱۸۱

یہ کہہ کے کیل بوتراب امامت کے عیاں
سنتے ہی اس کے غش ہوئے سب اہل و عیال
دوڑے سروں پہ خاک اڑاتی تھیں بیبیاں
غل تھا بپا کہ رن کو چلے شاہ بیکساں
آہ و فغاں کے شور سے تھرّا گئی زمیں
ہر غار و کوہ و بادیہ گونجا بہ ہر مکاں

۱۸۲

آیا قریب اس کے شہنشاہ نامدار
گرزن تھی اس کے ہاتھ میں تیغ اس نے کی عیاں
بولے جہاں میں مجھ سا نہیں اور دوسرا سوار
فارس کے غم میں تیرا ہوا غیر حال ہے
زہرا کے لال سے تجھے الفت کمال ہے

۱۸۳

یہ آخری سواری ہے اے اسپ باوفا
بیٹھے گا مجھ پہ پھر نہ کبھی غم سے مبتلا
تازہ بتازہ بیٹھے گا اب باغی جفا
بیٹھے گا میرے سینہ پہ اب شمر بے حیا
دشمن جہاں ہے تیرے فاطمہ کے نور عین کا
اب سر کرے گا بیکس و مضطر حسین کا

۱۸۴

یہ کہہ کے ادا اسپ کی گردن پہ ہاتھ سے
بیٹھے جو شاہ اس پہ تو گھوڑا ہوا ہوا
آئے جو بن جنگ کو غل چار سو ہوا
دیکھا جو رعب حیدری ہر رخ پہ ہاؤ ہو
اسوار بیٹھے ڈر کے ہر اک سمت کو ہٹے
فوج لعین کانپ گئی شاہ کے لئے

۱۸۵

جب گھر سے کہنے لگی بانوئے نیک نام کی
آگے بڑھو کہ ہو تمہیں اس فوج کی پناہ
یہ سنتے ہی نہ بیبیاں دکھا کے رخ سوئے شاہ
دیکھو بڑھا ہے جنگ کو باب فاطمہ
واقف ہے خود ہی زور سے حیدر کے لال ہے
لڑنے کو کون جائے گا حیدر کے لال سے

۱۸۶

دیکھی جو یہ خبر دار ہوئے شہریار
لشکر میں غل ہوا کہ خبردار ہو خبردار
ممکن نہیں کہ ایک کو بھی بچنے پائے آج تو
اغلب یہ ہے کہ رہیں نہ نوکر نہ سرکار

۱۸۵

کچھ بھی کسی اور پیاس سے مضطر ہے یہ کمال
لرزہ میں ہیں ہیں بندہا اس سے نہیں طاقت جدال
ہر ایک گیسو پہ ہے ہر ایک کو ہی خیال
ہر ایک شرف ہے اس کے باپ کو تیغ خدا کا لال
آئی ہے اس کے باپ کو تیغ آسمان سے

۱۸۸

لاثانی وہ اس کا ہے جو خدا کا رسول ہے
بے شک برابر حسن دل ماں بتول ہے
بے مثل عدیل لکھن حسب درکا پھول ہے
فاصلان حق ہیں فرق تو اصلا نہ جانیے
یہ بچپن کی روح ہے تنہا نہ جانیے

۱۸۹

یہ بچپن کے اپنے خیمے سے نکلا وہ بے حیا
یہ بھی جھوں جھوں کو چلا بانی جھوں جھوں
آیا جہاں کھڑے تھے شہنشاہ کربلا
کچھ فاصلہ سے آن کے گویا وہ یوں ہوا
اس دم ہے اس لڑکے کا یہ وہ نشان آپ کی
بیعت اگر کرو تو بچے جان آپ کی

۱۹۰

بیعت کا نام سنتے ہی لرزے وہ ہادیں
فرمایا یہ کہ بات سے بہتر ہے عدو سے
بیعت کروں میں فاسق و ظالم یزید کی
ہاں جو ہے بیعت میری اس پر نگاہ ہے
حاجت نہیں ہے تیرے کسی نذر دان کی یاں

۱۹۱

یہ بچپن کے پیچھے مرنے لگا وہ دشمن خدا
ہر ایک تیر میں جا کے یہ مردود نکلا
بچپن جا کے شاہ سے اس دم کرے وفا
لو جلد اب ہیں کرتا ہوں حملہ امام پر
پھر اس کے بعد جسم سے سر کو اڑاؤں گا
نیزے سے کہہ کے لکھے ظفر میرے نام پر

www.emarsiya.com

۱۹۳

یہ کہہ کے لیں حسین کی جانب چلا شمر
تیغ لگا کے صفوں سے ہر اک نوجوان و پیر
اس سمت سے تھے کھڑے جو بنی ہاشم دلگیر
ہر گام ہوا وہ موت کی زنجیر میں اسیر
نالاں ہیں ہر یہ اپنے بہت بد یقین تھا
فرزند کی زرہ میں مقید حسین تھا

۱۹۴

بیٹے لگا یہ آن کے شہ سے وہ بے ہنر
میں وہ ہوں جس کی ہیبت سے ہیں شور میں شرر
ہمت ہے کب کسی میں جو آئے مرے نظر
تالی نہیں ہے کوئی مرے زانو پر مگر
ہیں وہ ہوں جس کے نام سے سب بحر و بر ہیں
آیا کہ میرے سامنے سب مرد ہیچ ہیں

۱۹۵

شہ نے کہا کہ یک نہ فضول اے ستم شعار
جو پیچھے ہے نہ کوئی ہمیشہ کا مرد و زر نگار
لے دار کر کہ اب ہے ستم ہونا یہ اب دم میں تیرا کار
کہتا ہے یہ ستم کہ اب بیٹھ جا تو ناگوار
ہم تجھ سے تیرے سامنے حیدر کا لال ہے
تو کہتا ہے کہ اب ہے ستم ہونا یہ اب دم میں تیرا کار

۱۹۶

حضرت نے کہا کہ یک نہ فضول اے ستم شعار
بن بن کے آگے بڑھتا تھا وہ بانی حسد
ہیں ہیں کہ کر شاہ نے کیا تھا اشارہ اک جدھر
تھک کر گرا زمین پہ وہ ظالم ستم گر
الا جو شہ نے ہاتھ نہ دوڑے کی جانب تو دھر پڑا

۱۹۷

یہ سن کے وار کرنے لگا وہ شقی ستم
پر ہیں کے ایک گرز چلا آ نہیں چرخ سے
غصے سے شقی کے آنکھوں میں تھے پڑے بل
جب آیا تیغ شاہ پہ تو اس طرح سے بڑھا
کرنیں ہوں جیسے تیغ سے کوئی دل لگی نہیں
اب ہوشیار آیا ہے تیغ فتح کے چلنے

۱۹۸

یہ سن کے ایک گرز چلا آ نہیں چرخ سے
غصے سے شقی کے آنکھوں میں تھے پڑے بل
جب آیا تیغ شاہ پہ تو اس طرح سے بڑھا
کرنیں ہوں جیسے تیغ سے کوئی دل لگی نہیں
اب ہوشیار آیا ہے تیغ فتح کے چلنے

۱۹۹

یہ کہہ کے ایک گرز چلا آ نہیں چرخ سے
غصے سے شقی کے آنکھوں میں تھے پڑے بل
جب آیا تیغ شاہ پہ تو اس طرح سے بڑھا
کرنیں ہوں جیسے تیغ سے کوئی دل لگی نہیں
اب ہوشیار آیا ہے تیغ فتح کے چلنے

www.emarsiya.com

۱۹۹

بولا حسین بھیک ہے جو کچھ کیا بیاں
پہلے سے کیوں نہ بتایا بیٹے تنگ دو جہاں
جب آیا تھا یہ لڑنے کو سو با تھا تو یہ
بولا کہ جنگ کرنے کا میرا نہ تھا گماں
مشکل تھا کون روکے گا میدان کارزار
لڑتا تھا میں نظر میں نہ اس کار زار کو

۲۰۰

پڑا ب رہی نہ فتح کی طاقت بچے ذرا
شمر نے کہا کہ لاش ہے ظالم تیری قضا
مردود تیری راے پہ لعنت اور تیرا ضبط
دوزخ میں یاد کرتا ہے تجھ کو بنی بنی
بیٹھیں کھلی ہوئی ہیں تیرے انتظار میں
دوزخ میں جل رہا ہے تو لیک نوان میں

۲۰۱

تیر کمان کے لگ گئی نار ہی کے سر پہ
اس کا بڑا گھمنڈ تھا کھنچا تھا تیر تیز
قصد کر اس کے کھینچ کے کی دھار پر نظر
بولا کہ لے تو دل نہیں سر فرار ہے
بیٹھ کر کھا ڈ دیتی ہے دم اس کی ہاے ہے

۲۰۲

کرتا ہے ایک رزم کی جا نو راب رقم
تلوار کو جب کہ مار کے سر پر گرے دم
تلوار کو بھیجا لڑنے کو دیکھ کر دم
تلوار کا تھا کیا کہ صورت پہ گر نہ

۲۰۳

تلوار کا تھا کیا کہ صورت پہ گر نہ
تلوار کا تھا کیا کہ صورت پہ گر نہ
تلوار کا تھا کیا کہ صورت پہ گر نہ
تلوار کا تھا کیا کہ صورت پہ گر نہ

www.emarsiya.com

۲۰۵

بجز تشنگی کے نہ تھی اس کو خوش
اس کے علاوہ اور نہ دیکھا کبھی
بچی تھی بچا تھا نہ بچے سے کام
بچے تھے بچوں کی یاد میں
پھٹے کپڑے اس کی یاد میں
زخموں کو اس کی یاد میں

۲۰۶

آیا یہ بھائی بھتیجا و بھتیجی
فضہ میں تھی تیز تھی اور دوڑتی پھرتی
لڑکے کے واسطے تھا یہ اپنی کے غم
بچپن کی یاد میں تھا وہ بے چین سر بسر
بڑھتا تھا گو وہ فنا کا ارادہ تھے بے خبر
ثابت تھا یہ قلب پہ غم لے ہوئے

۲۰۷

کہتے ہیں سکینہ سے یہ بابا حسینؑ
تو اپنا حال کہہ کہ ہے کیا تیرا مدعا
اس نے کہا ہیں آپ سے ہوں بے قرار میں
سر کو تمہارے کاٹ کے لے جائیں گے یہاں
پھر یہاں سے جائیں گے شام میں اے پدر
ہوں ان کی قید میں

۲۰۸

پوتے کے والد کے لگا صدمہ بصد جلال
پھر وار حال دیتا رہا وار جا بجا
پیچھے کو پھیرا گھوڑے کو شاہ نے کیا
اب جا بجا ہوں دیکھنا قوت ہیں آپ کی
لگتی ہیں دیتا ہوں سب کے سامنے گھوڑے
سر جب کٹے اس کو تو یاد کرے وہ دل ملول بے
سجاد یہ عطیہ سب بطرز رسول ہے

۲۰۹

بوسے حسینؑ نے جبری جانثار کی
کیا زور و زر ہے بھائیوں کے پیار کی
یہ تو بنا کے بیٹھے ہیں آنکھ کی پتلی
بوسے حسینؑ نے جبری جانثار کی
کیا زور و زر ہے بھائیوں کے پیار کی
یہ تو بنا کے بیٹھے ہیں آنکھ کی پتلی

www.emarsiya.com

۲۱۱

یہ سن کے بی لونڈی نے لگا اس کا بال بال
پوچھا کہ کون ہو تم یہ کہا کچھ نہ پوچھ حال
فریاد یا علی کہ ہوئے ہم تو پائمال
اے بیٹا دیکھ بے ادبی سے جب کمال
تم ہو کون دی جواب کہ ہم ہیں اب ہمکلام

۲۱۲

بیٹے نے کہا کہ فاطمہ ہے اس کی کیا بھلا
جو پوچھیں ہوں وہ جانتا ہے اب وہ حل ہوا
لاحل جو عقدہ تھا میرا بس اب وہ حل ہوا
بیٹے کے اب پہلے نہ پھر میرا نہ پھر اپنے گھر کو جا
بھائی نہ پوچھ میرا نہ اپنا نہ بیٹے کا

۲۱۳

اس نے کہا نہ جاؤں گا میں گر نہ ہو بحال
جب تک نہ مجھ سے کھولے گا اپنا حسب نسب
واقف ہیں سب کہ کچھ نہیں مجھ سے چھپا ہوا
بیٹے نے حسین کہتے ہی اے بھائی بھتیجے
حیدر کا نور عین ہوں جان رسول ہوں

۲۱۴

یہ سن کے ہی گرا وہ زمیں پر بصد ملال
اور اضطراب میں کیا ہا ہا مولا مہ مقال
بیٹا تو فاطمہ کا ہے میں ہوں غلام آل
بھتیجا تو ہے علی کا ہے تم فاطمہ کے لال
بھائی ہیں تین روز سے تم کو نہ پوچھ کیا ہے حال

۲۱۵

اصغر کا نام سن کے لگا غش سے تھرتھرانے
بیٹے نے کہا کہ ہے یہ شہ دیں کے نونہال
ہے شان کے قربان یہ ہے شبیہ بے مثال
بیٹی کی بھی خبر نہ لی تیری دل ملول نے
بیٹھے کیا معاف خدا و رسول نے

۲۱۶

بیٹے نے کہا کہ ہے یہ خادم لگن ہے
غارت بھال سے جا ہو یہ فوج نابکار
بھتیجے کہا نہ یہ کہ ہیں سلطان نامدار
آقا کو و معاف ہے خادم کا واسطہ
مولا ہیں بے قصور ہوں واقف ہے کردگار
تقصیر میری بخشو بحق فاطمہ
فرماؤ تم کہ اکبر و اصغر کا واسطہ

www.emarsiya.com

۲۱۶

پھر میں کہ اٹھی خاک سے وہ بے سر و ضیا
اور عرض کی یہ بڑھ کے بہ ادب بہ صد رضا
اگر الطاف آپ سے ہو فرمائیے بجا
بخشو مرا قصور اب اے شاہ انبیا
نائب رسول کہتے ہو اس کو ہو ان خطا
عصیاں سے پاک کر دو کہ ہے یہ بھی التجا

۲۱۷

اس نے کہا یہ بول کر وا انجا مسہ نہ دی
فرمایا یہ نہیں ہے نہیں سکتا میں بخش دی
بولا کہ مرنے والے مجھے بخشوا دو جی
بخشے گا کیسے مجھ کو یہ بے دین خدا ہی

۲۱۸

کہنے ہی یہ گرا وہ تڑپ کر امام کے
کی عرض اب بلند ہوں رتبے غلام کے
پہلے کے آ کے آپ نے اٹھایا سر اس کے
کار دیں آج آپ نے بنائے نہ دونوں جگ میں
زندہ یہاں سے ایک کو جانے نہ دوں گا میں

۲۱۹

اب دیکھ کے رضا بیٹھے یا شاہ بحر و بر
فارغ کروں اک آن میں تا شیر عمر
مولا یہ ملک حرام ہیں یہ لوگ کس قدر
ہے ہر کسی کا اب یہ ملک سب ہیں باج خور
ہتھیار باندھ باندھ کے آگے کھڑے ہوئے ہیں
اور کلمہ سب نے پڑھ لیا نانا کا پڑھ لیا ہے

۲۲۰

اس نے کہا یہ دیکھ کے یہ رشتہ میرا رجال
بولا رضا یہ بے ہے نانا کی یہ بھی آل
روکے کہا حسین نے بھائی پہ بار بار
بیٹے شتاب قتل اب اک اک ہے حال
سب بیٹے والے مر چکے اب اک حسین ہے

۲۲۱

فرمایا شہ نے روکے کہ مجبور ہے حسین
اے بھائی بیٹھے بیٹھے ہیں وہ بیکس سے ذرعین
بیٹے وہ سب حسین کے تھے جن کی تھی یہ چین
جن جن کو جانتا تھا وہ سب بے قرار ہیں
بانی نہیں ہے ایک کی جاں کے وار ہیں

www.emarsiya.com

۲۲۳

بچہ بھی سن کے رونا بھول گیا
تھرتھرایا ہے بیماں یہ تہمتن ہو ہوا ہوا
بچپن نے اس کے چھین لیں ہیں کس طرح خوبیاں
ایک دم میں صاف فوج کے دشمن کے رہ گئے
یاراں کی طرح فرق ملا عدو بہ عدو

۲۲۴

اب کیا بکھول وہ بچپنی شباہت سے کلام
آخر فرس سے نرش زمیں پر گرے امام
بھاگے بچے بچے گئے شاد اہل شام

۲۲۵

ناگاہ آئی ہاتف غیبی کی یہ صدا
لب اے حسین خشک کرو پانی دیں ذرا
پڑھ لو نماز عصر کرو جب سے ہو ادا
یہ سنتے ہی لب آپ نے کھولے یہ کہا
ظہر میں لگا ہیں چوتھے اب تو ظہر ہوئی ہوا

۲۲۶

تلوار تھی جو ہاتھ میں کی سے کہا کہ بس
اے ذوالفقار اب تو نہیں تجھ پہ دسترس
دیکھا کہ ایک حملہ میں کٹتے ہیں بیس بیس
لازم ہے اب تجھے ترا انجام ہو اثر
اب بس ہے تیرا کھینچنا بے ابن بنت رسول کی

۲۲۷

اے ذوالفقار دیکھ ہیں بیکس ہے بے نفس
ہے ہے علی کی تیغ پہ یہ امت رسول کی
بچے ہیں بیس تیس ہی اور فوج نابکار
ہے ہے کمر پہ تیغ ہے سر پر ہے ذوالفقار
دل دار کی چڑھائی تھی کیا تیغ کیا سپر
بچھڑے ہیں بے تحاشہ یہ تیور کے لال پر

۲۲۸

ہے ہے کہ کٹ گئی جان تھی دل کی دل ہی میں
کہتی تھی مل کر دیر کی مشکل کشا علی
بھیا حسین آتی ہے فریاد کو علی
لے اماں کے دیکھ لو بیٹی کی بے کسی
اماں بچھڑ گئے تیرے نور عین سے
اماں ملا دو اب مجھے بھائی حسین سے

www.emarsiya.com

۲۲۹

لیکے ننھا جان دیکھو نوکر اسکے حال کو
بھیجے ہوئے عرصہ ہوا پہنچا نہ خط نہ خبر کوئی
امت کا خط پہنچا ہے اب تو کہتا ہے یہ
بچے پر فدا کرتے ہیں زینب اسکے لال کو
بھائی کو لو پہنچا ہے زینب اسکے لال کو
اے ننھا جان آؤ ذرا بالکا سے مزار سے

۲۳۰

آواز کو بہن کی یہ پہنچا جو سکینہ
اے وائے رن میں آگئی زینب کی دلربا
کس طرح منہ اب کرے مظلوم کربلا
صدمے عجب سہتے ہیں دل داغدار سے
طاقت کہاں ہے بھیجوں جو کمبخت دیکھ لے

۲۳۱

اتنے میں اور آئی قریب زینب حزیں
چلائی تھی کدھر کو ہے جیدر کا جانشیں
اے لعل دیکھ آ مجھے دیتی ہوں میں دعا
اے لو گود میں کھلاؤ اب اس نل ملول کو
احساں بہت ہیں بھائی کے یہ ہم پہ بیشمار ہیں

۲۳۲

اکبر سے کہا یہ بہن نے اے نور دیدہ
فیصلہ کھیلو جاؤ بہن پر ہو فدا تو
بھائی پہ ہو فدا تو ہو فدا تو
زینب کو بھی ہو فدا تو ہو فدا تو
ہر بار یہ زبان پہ کلمہ رہے تو ہو

۲۳۳

زینب فدا کہو اسے ہو فدا تو
امت کا خط ہے آیا ہے بھائی کا ہے
اہل حرم کو بھیجے ہیں بھائی نے یہ سلام
پڑھ کر سنا دو بھائی کو زینب کی زبان سے
ہو فدا تو ہو فدا تو

www.emarsiya.com

## ۲۳۵

حیدرؔ قلم کو روک ہے اب شاہِ کربلا
حضار میں نہیں رہی اب طاقتِ بکا
ہم کوئی پیاسا ہے کوئی غش میں ہے پڑا
بہتر ہے اب کہ ہاتھ اٹھا دیں ہے بیکسی
تقسیم میری سینہ الا بکسل کریں
جلدی حسینؑ علیؑ کی مشکل کو حل کریں

## سلام دیگر

نہ کیوں ہو فخر ہی ہم نا کیم کے مضمون کے جو ہم کا
یہ ہیں مضمون کی سطریں یا کوئی تورِ ہی گورِ کا
تجھو مدح خواں ہوں ان دنوں میں آلِ اطہار کا
نہ کیوں ہو ستارہ اوج پر میرے مقصد کا
یہ ہیں لفظوں کی سطریں یا درِ شہوار کے ٹکڑے
گمان جوہری ہوئے نہ کیوں کر ان پہ زیور کا

نہ کیوں ہر عقدہ لاحل ہو حل اک آن واحد میں
ثنا گر ہوں میں دل سے ہر گھڑی سائی کوثر کا
۵ ہوں بالائے زمیں پر ہی دماغ افلاک کے اوپر
تصور بندھ رہا ہے مجھ کو معراجِ پیمبر کا
۶ صفِ ماتم بچھی ہے مومنیں پیشِ نظر ہیں شہ کی مجلس میں
نہ کیوں اب عرش سے بڑھ جائے پایا میرِ کبر کا

علی کی شان سے واقف اصبہ اولاد ہے
نہ پہچانا سوا ان کے کسی نے رتبہ حیدر کا
نبی کی شان کو سمجھا خالق یا وصی اس کا
بہت اصحاب سے نیچے نہ پر رتبہ پیمبر کا
سوائے احمد و حیدر نہیں پہچانا خالق کو
پتہ ان سے ملا ہر ایک کو خلاق برتر کا

۱۰ نہ بخشی جائی ہرگز امتِ احمد قیامت میں
نجاتِ امتِ وحشی کا باعث سر ہی نکلے گا
۱۱ پسر کو ڈھونڈتے ہیں شاہ اور اعلان کرتے ہیں
یعینوں مجھ کو بتلا دو پتہ تم میرے دلبر کا
۱۲ کھڑی ہیں ننگے سر چھوڑے پہنے ہیں ماں کو سکتا ہے
پھوپی بیہوش ہے اس کی وہ ہی ہے لاڈلا گھر کا

۱۳ وہ میرا لال ہے اے لوگو ہم صورت پیمبر کا
یہ احسان ہوگا مجھ پر بنی کی روح خوش ہوگی
۱۴ نہیں دیتا کا مذھا باپ بیٹے کو غضب نے پر
شہ دیں رن ہی لاشہ لا رہے ہیں آپ اکبر کا
۱۵ جواں بیٹے کے صدقے میں مدد فرمایئے مولا
کہیں اوان دل بڑھے بس اب جلد حیدر کا

www.emarsiya.com